ثقافتی تنوع علم ومعرفت کی افزودگی کا ذریعہ ہے

تحریر: مریم حمود

دار زايد للثقافة الإسلامية
Zayed House For Islamic Culture

ثقافتی تنوع، سماج کے مختلف گروپوں کے مابین بقائے باہمی اور تہذیبی ہم آہنگی کی تطبیق کے لیے ایک اہم اور موثر عامل شمار ہوتا ہے۔ اور وہ بہت سے سماجی اور ثقافتی پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہے۔ اگر ہم اس کے فلسفیانہ پہلو سے صرف نظر کرتے ہوئے اس کی ابتدائی شفاف مفہوم پر نظر ڈالیں تو ثقافتی تنوع جس کے بیچ معاشرے کے اندر فرد کی حقیقی کارکردگی جھلکتی ہے۔ مزید اس کی قابلیت اور امتیازی صفات کا پتہ چلتا ہے۔ اور یہ ثقافت فرد کی اس کے ابنائے جنس کے مابین اس کی خصوصی صفات کی تصدیق کرتی ہے۔ اور اس طرح کوئی بھی فرد اپنی معین ثقافت سے خارج نہیں ہوتا۔

نوع بہ نوع ثقافت معاشرے کی ترقی کا اشارہ دیتی ہے۔ اور جب انسان اپنے سوا دوسرے کا ادراک کرتا ہے اور اپنے ارد گرد پھیلے ہوئے مختلف حقائق کو جمع کرتا ہے اور اس کی تفسیر اور بحث وتحقیق کرنے لگتا ہے تو یہ وہ امر ہے جو شخصی اور سماجی طور پر اس کو مالامال کر دیتا ہے اور وہ مختلف میدانوں میں اپنے انسانی تجربہ کی بنیاد پر ترقی کی منزلیں طے کرتا ہے۔ اور یہ وہی شعور ہے جس کو افلاطون نے "ایمان مبرور" سے تعبیر کیا ہے۔ پس یہ اپنی حقیقی تجربہ کا نتیجہ ہے جو انسان کے لیے مختلف احتمالات کا کفیل بنا اور اسی ضمن میں اس کو مختلف معلومات، مہارتیں اور تجربات حاصل ہوئے۔

ثقافتی تنوع کی ترجمانی کرتا ہے اور اس کو انسانی، موروثی، ادبی اور فنی رہ نمائیوں کے ذریعہ استحکام بخشتا ہے۔ اور یہی چند اہم اشارات ہیں جو نشوونما کی بقا کے ضامن ہیں۔ اور یہی نشوونما ایک حتمی نتیجہ ہے علمی ترقی کی واقفیت کے لیے۔ جو لغت اور تعبیر کی صلاحیتوں کو فروغ دیتی ہے۔ اور نیز وہ ایک ایسے سماج کی تخلیق پر معاون ہے جو زیادہ قابو رکھنے والا اور بیدار ہے۔ جس میں باہمی احترام، تعاون، بھروسہ اور ایک دوسرے کو قبول کرنے والے اوصاف کی تکمیل ہوتی ہے۔ اور مزید یہ کہ قابلیت میں پختگی اور پیداواری معیار میں بلندی آئی ہے۔

یونیسکو تنظیم نے اپنے عالمی اعلان میں جو "ثقافتی تنوع" کے عنوان سے سال 2001 میں جاری ہوا تھا، ثقافتی تنوع کی اہمیت اور علم و معرفت کی افزودگی میں اس کے بڑے کردار کی تصدیق کی تھی۔ اور اس کو ساری انسانیت کی مشترکہ میراث قرار دیا تھا۔ لہذا اس کا اعتراف کرنا اور اس کی حفاظت و تکریم، اس میں موجود اور آئندہ آنے والی نسلوں کے لیے جو مصلحت پوشیدہ ہے کی تصدیق کرنا ضروری ہے۔

ریاست متحدہ عرب امارات ثقافتی تنوع کی تطبیق اور علم و معرفت کی افزودگی کے سلسلہ میں اپنے کردار کا ایک اہم نمونہ پیش کرنے جا رہی ہے۔ یہ بات ان مختلف اقدامات سے ظاہر ہوتی ہے جن کی نگرانی ریاست کر رہی ہے ۔ جیسے مختلف برادریوں کے لیے یوتھ اینڈ کلچرل کلبوں کا قیام ہے۔ جو ہمیشہ علمی تبادلے کے استحکام کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اس کے ذریعہ فرد اور سماج کی خدمت کرتے ہیں۔ اور سب کے لیے پر امن صلح جو معاشرے میں بقائے باہمی کا اختیار فراہم کرتے ہیں۔ مزید یہ کہ دوسرے ممالک اور ثقافتوں کے ساتھ اشتراک کے ذریعہ ان کے تہواروں اور مناسبتوں کے انعقاد اہتمام کرتے ہیں جیسے دوسرے ممالک کے نمایاں مقامات کی تزیین کے ساتھ ریاست کے پرچوں اور اس کے نمایاں مقامات بھی تزیین و آرائش ہوتی ہے اور مقامی سطح پر پروگراموں کا انعقاد ہوتا ہے۔ جو ثقافتی تنوع کے بعد احترام کرتے اور اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

یقیناً ثقافتی تنوع کا حق بنتا ہے کہ وہ سماج اور افراد سے بلند ہو۔ ثقافتی تبادلے اور علمی افزائش کے دوران بقائے باہمی کے اصولوں کے چلتے جو ہر اس چیز کو اپنانے کی تصدیق کرتا ہے جو انسانیت کو مشکلات سے پار لگانے میں معاون ہو اور وہ جس کی بنیاد ثقافت اسلامی کی اقدار نے رکھی ہے جو مثبت لین دین پر ہمیشہ ہماری رہنمائی ہماری حقیقت حال کے مطابق کرتی ہے۔ اور ہمیں اپنی ذات کی تعمیر پر ابھارتی اور اپنے معاشروں اور ماحول کے ساتھ اٹھنے کی دعوت دیتی ہے جس کو وہ رنگا رنگ سماج سے تعبیر کرتی ہے۔ ہم اس کی بقا کے لیے اپنی تمام تر کوششیں

متحد ہو کر ایک دوسرے کی کرتے ہوئے علم و معرفت کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس مقصد تک پہنچنے کی کوشش کریں۔